سیاسی حرکیات
(Political Dynamics)

رائے عامہ کا مفہوم اور تعریف (Meaning and Definition of Public Opinion)

آج جمہوریت کا زمانہ ہے۔ جمہوریت اور رائے عامہ کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جمہوریت کے فروغ کے ساتھ ساتھ رائے عامہ کی اہمیت میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ کوئی حکومت رائے عامہ کو نظر انداز کر کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مختلف مفکرین نے رائے عامہ کی تعریف اپنے الفاظ میں کی ہے، جس کو ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

1- لارڈ برائس (Lord Bryce)

''رائے عامہ عوام کے ان خیالات و تصورات کا مجموعہ ہے جو قومی مسائل سے متعلق ہوں اور جن کا تعلق مفاد عامہ سے ہو۔''

2- راجرز (Rogers)

''جب کسی قوم میں تمام افراد کی بجائے چند سمجھ دار اور غور و فکر کرنے والے افراد عوامی فلاح و بہبود کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں، تو اس میں رائے عامہ کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔''

رائے عامہ کی اہمیت (Importance of Public Opinion)

جدید جمہوری دور میں رائے عامہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے جمہوری نظام حکومت میں عوام کی رائے کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ جمہوری اداروں کی کامیابی کے لیے موثر رائے عامہ کی موجودگی نہایت ضروری ہے۔ ایک جمہوری حکومت رائے عامہ کے مطابق ہی اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکتی ہے۔ ذیل میں رائے عامہ کی اہمیت واضح کی جاتی ہے۔

1- جمہوریت کا فروغ رائے عامہ کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جمہوریت سے مراد ایسا طرزِ حکومت ہے جو رائے عامہ پر مبنی ہوتا ہے۔
2- رائے عامہ حکومت کو من مانی نہیں کرنے دیتی۔ حکمران طبقہ عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے اور رائے عامہ اسے عوامی مفاد کے خلاف چلنے سے روکتی ہے۔
3- رائے عامہ سے لوگوں میں وسعتِ نظر اور آزادیٔ فکر پروان چڑھتی ہے۔
4- رائے عامہ کی بدولت لوگوں میں سوچنے اور غور و فکر کی عادت پڑتی ہے۔
5- حکومت کوئی ایسا قانون نہیں بناتی جس کو عوام کی اکثریت پسند نہ کرے۔
6- رائے عامہ کی بدولت حکومت مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے۔
7- رائے عامہ کی بالادستی لوگوں کے لیے زیادہ سے زیادہ بہتری اور خوش حالی کی ضمانت ہے۔
8- حکومت اپنی پالیسیاں مرتب کرتے وقت عوام کی منشا اور رائے کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔
9- جمہوری حکومت عوام کی رائے کے مطابق بنائی جاتی ہے۔
10- آج بین الاقوامی سیاست میں رائے عامہ کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ جو حکومت عوام کی رائے سے ترتیب پاتی ہے، وہ بین الاقوامی

طور پر عزت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور یہ قومی مفاد کی بہتر حفاظت کر سکتی ہے۔

رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کے مختلف ذرائع

(Different Sources of Formation and Expression of Public Opinion)

رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار میں پراپیگنڈہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ جمہوری دور میں حکومت اور سیاسی جماعتیں بہت سے ذرائع استعمال کرتی ہیں تاکہ عوام کے خیالات کو متاثر کیا جا سکے۔ ان کے درست استعمال سے رائے عامہ قومی مفاد میں تشکیل پاتی ہے۔ اگر ان کا استعمال غلط ہو تو رائے عامہ گمراہ بھی ہو سکتی ہے۔ رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کے درج ذیل ذرائع اہم ہیں:

-1 پریس (Press)

موجودہ جمہوری دور میں پریس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ پریس سے مراد اخبارات، رسائل، جرائد، کتابیں اور اشتہارات ہیں۔ رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کے اس ذریعے سے کروڑوں لوگوں کو روزمرہ کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔ خبروں کے علاوہ اس میں سیاستدانوں کے بیانات، ماہرین کے بے لاگ تبصرے اور بیرونی دنیا کے حالات و واقعات چھپتے ہیں۔ پریس نشر و اشاعت کا مؤثر ذریعہ ہے اور رائے عامہ کی تعمیر اور اظہار میں خاطر خواہ کردار ادا کرتا ہے۔ پریس کا فرض ہے کہ تعصب اور اشتعال انگیزی سے گریز کرے اور صحت مند رائے عامہ کی تشکیل میں مدد دے تاکہ عوام حکومت کا احتساب برقرار رکھ سکیں۔

-2 ریڈیو اور ٹیلی وژن (Radio and Television)

رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کے سلسلے میں ریڈیو اور ٹیلی وژن اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان ذرائع سے تجربہ کار ماہرین عوام کی سیاسی، مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی معاملات میں راہنمائی کرتے ہیں۔ اخبارات سے زیادہ ٹیلی وژن اور ریڈیو عوام کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔ جمہوری ممالک میں جہاں ریڈیو اور ٹیلی وژن حکومت کے کنٹرول سے آزاد ہوں تو عوام ان اداروں کے ذریعے اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کر سکتے ہیں۔ اس طرح صحت مند رائے عامہ تشکیل پا سکتی ہے۔ اگر ان اداروں پر حکومت کا کنٹرول ہو تو پھر صحت مند رائے عامہ کی تشکیل میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

-3 پلیٹ فارم (Platform)

پلیٹ فارم سے مراد سیاسی سٹیج ہے، جس کے ذریعے سیاسی جماعتوں کے راہنما عوام سے براہِ راست رابطہ قائم کر کے اپنی پارٹی یا حکومت کی پالیسی کو عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جلسوں میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ عوام قومی رہنماؤں کو دیکھنے اور اُن کی تقاریر سننے سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ قیامِ پاکستان کے لیے رائے عامہ ہموار کرنے میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین کے جلسوں نے بنیادی کردار ادا کیا۔ چنانچہ پلیٹ فارم یا جلسے بھی رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کا بہترین ذریعہ ہیں۔

-4 سیاسی جماعتیں (Political Parties)

سیاسی جماعتیں جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔ یہ رائے عامہ تشکیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعے عوام کو اہم قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں۔ یہ اپنے انتخابی منشور اور ترقیاتی پروگرام کا اعلان کرتی ہیں۔ اس طرح عوام کو مختلف معاملات اور امور کے بارے میں اپنی رائے کی تشکیل میں بڑی مدد ملتی ہے، جس کا اظہار وہ انتخابات میں اپنے ووٹ کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

5- تعلیمی ادارے (Educational Institutions)

تعلیمی ادارے رائے عامہ کو منظم کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہیں۔ تعلیمی ادارے طلبہ کو مختلف معاشی، معاشرتی، ادبی اور سیاسی مسائل کا مطالعہ کرنے کے وافر مواقع بہم پہنچاتے ہیں۔ معاملہ فہمی، پختگی فکر اور سیاسی شعور تعلیمی اداروں میں پیدا ہوتا ہے۔ رائے عامہ کی تشکیل میں اساتذہ اور طلبہ کا کردار زیادہ موثر اور مثبت ہوتا ہے۔

6- مذہبی ادارے (Religious Institutions)

انسانی زندگی میں مذہب کو اہم مقام حاصل ہے۔ مذہب لوگوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔ مذہبی ادارے اور علماء کرام رائے عامہ کی تشکیل میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رائے عامہ کی تشکیل میں مذہبی اداروں اور اجتماعات میں کی جانے والی تقریروں اور واعظ کا مؤثر کردار ہے۔

7- مقننہ (Legislature)

جمہوری ممالک میں قانون ساز ادارے عوامی نمائندوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان اداروں کے ارکان قومی مسائل پر ایوان میں آزادی کے ساتھ اپنے نظریات پیش کرتے ہیں اور ان پر بحث کرتے ہیں۔ عوام مقننہ میں ان کی بحث سنتے ہیں اور اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ اس سے عوام میں سیاسی شعور بیدار ہوتا ہے اور وہ اپنی رائے کو احسن طریقے سے ترتیب دے سکتے ہیں۔ مقننہ کے اراکین نہ صرف رائے عامہ کی تشکیل کرتے ہیں بلکہ وہ عوامی خواہشات کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔

8- عدالتی تشریحات و مقدمات (Judicial Decisions)

رائے عامہ کی تشکیل میں عدالتی تشریحات اور مقدمات کے فیصلے بھی خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

9- انجمنیں (Associations)

انجمنیں رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کا اہم ذریعہ ہیں۔

10- مشاہدات (Observations)

جدید دور کا شہری اپنے مشاہدات کی بنا پر بھی رائے عامہ کی تشکیل کرتا ہے۔

صحیح رائے عامہ کی شرائط

(Conditions for Sound Public Opinion)

کسی ملک میں صحت مند، متوازن اور مؤثر رائے عامہ کی تشکیل کے لیے ضروری شرائط درج ذیل ہیں:

1- تعلیم (Education)

تعلیم مؤثر رائے عامہ کی تشکیل کی پہلی اور بنیادی شرط ہے۔ جاہل اور ان پڑھ شہری حالات کا صحیح جائزہ نہیں لے سکتے اور نہ ہی قومی اور سیاسی معاملات کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے برعکس تعلیم یافتہ شہری گہرے غور و فکر کے بعد رائے قائم کرتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ عوام کو اتنی تعلیم دی جائے جو اُن میں سوجھ بوجھ، حب الوطنی، رواداری اور سیاسی شعور کو اجاگر کرے تاکہ وہ درست رائے عامہ تشکیل دے سکیں۔

2- شہری حقوق اور آزادی کا تحفظ (Protection of Civil Rights and Liberty)

صحیح رائے عامہ کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ عوام کو شہری حقوق اور سیاسی آزادی حاصل ہو۔ وہ آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ امورِ حکومت میں برابر کے شریک ہوں۔ اگر تقریر و تحریر پر پابندی ہو تو قومی مفاد میں رائے عامہ تشکیل نہیں ہو سکے گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ شہریوں کو شہری اور سیاسی حقوق حاصل ہوں تاکہ صحیح رائے عامہ تشکیل پا سکے۔

3- سیاسی شعور (Politcal Consciousness)

شہریوں کا سیاسی لحاظ سے باشعور ہونا از حد ضروری ہے۔ سیاسی شعور کا مطلب یہ ہے کہ ہر شہری قومی مسائل سے دلچسپی رکھے اور اس میں حقوق و فرائض کا احساس پایا جائے۔ اس کی رائے سوچ سمجھ پر مبنی ہو، تعصبات سے پاک ہو اور مفادِ عامہ کے لیے ہو۔ عوام روشن ضمیر اور جرأت مند ہوں تو حکومت کو رائے عامہ کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح حکومت عوامی خواہشات کے مطابق ہی اپنی پالیسیوں پر عمل کرتی ہے۔

4- آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات (Free and Impartial Elections)

صحت مند رائے عامہ کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ مقررہ مدت کے بعد باقاعدگی سے غیر جانبدارانہ اور آزادانہ انتخابات کرائے جائیں تاکہ لوگ اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کر سکیں۔ اگر انتخابات آزادانہ فضا میں نہ کرائے جائیں اور دولت یا جبر سے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو صحیح رائے عامہ کا اظہار مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا صحیح رائے کے لیے ضروری ہے کہ انتخابات آزادانہ ماحول میں کرائے جائیں تاکہ جمہوریت کو فروغ حاصل ہو اور ملکی ترقی عوامی رائے کے مطابق ہو۔

5- آزاد پریس (Free Press)

صحیح اور متوازن رائے عامہ کے لیے ضروری ہے کہ پریس آزاد اور غیر جانبدار ہو۔ عوام صحیح اور درست حالات و واقعات سے باخبر ہوں۔ اگر ابلاغ عامہ کے ذرائع پر کوئی ناروا اور ناجائز پابندیاں عائد ہوں تو صحت مند رائے عامہ کا وجود میں آنا ناممکن ہوتا ہے۔

6- حب الوطنی (Patriotism)

حب الوطنی سے سرشار عوام ہی محب وطن قیادت منتخب کر سکتے ہیں۔ یہ قیادت ایسے منصوبے بناتی ہے، جو لوگوں کے بہترین مفاد میں ہوں۔ صحت مند رائے عامہ کے لیے ضروری ہے کہ عوام ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہوں۔ وہ صرف اسی صورت میں معقول رائے دے سکتے ہیں، جب وہ قومی مفاد کو ذاتی، مقامی، علاقائی اور فرقہ وارانہ مفادات پر ترجیح دینے کے عادی ہوں اور ان کی وابستگی کا مرکز ان کا وطن ہو۔

7- قانون کی حکمرانی (Rule of Law)

صحیح رائے عامہ کی تشکیل تبھی ممکن ہے، جب تمام شہریوں کو قانون کی نظر میں مساوی حیثیت حاصل ہو۔ امیر و غریب، ادنیٰ و اعلیٰ سب کے ساتھ قانون ایک جیسا سلوک کرے۔ تمام شہریوں کو یکساں حقوق حاصل ہوں۔ پس مؤثر رائے کی تشکیل کے لیے قانون کی حکمرانی بھی ضروری شرط ہے۔

8- معاشی استحکام (Economic Stability)

صحت مند رائے عامہ کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ ملک معاشی طور پر مستحکم ہو۔ ریاست عوام کو معاشی تحفظ دے۔ ان کے لیے روزگار اور ترقی کے مواقع پیدا کرے۔ شہریوں کو معاشی پریشانیوں سے نجات دلائی جائے اور سب لوگوں کو بنیادی ضروریاتِ زندگی حاصل ہوں۔

رائے دہندگان اور انتخابات

(Electorate and Elections)

رائے دہندگان (Electorates)

وہ طریقہ جس سے شہری اپنے نمائندے چنتے ہیں، انتخاب کہلاتا ہے۔ ہر ایک شہری کو اپنا نمائندہ منتخب کرنے کے لیے جو حق دیا گیا ہے، اسے رائے یا ووٹ کہتے ہیں۔ ووٹ دینے کے حق کو حق رائے دہی کہتے ہیں۔ وہ تمام افراد جو ریاست کے قانون کے مطابق اپنے نمائندے منتخب کرنے کے حق دار ہیں، انھیں مجموعی طور پر رائے دہندگان کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ رائے دہندگان سے مراد ریاست کی ساری آبادی نہیں بلکہ محدود آبادی ہے جو اپنی رائے کا اظہار کرنے کی اہل ہوتی ہے۔ کوئی ملک بھی دیوالیہ افراد، پاگل، سنگین جرائم کے مرتکب افراد، نابالغ اور غیر ملکی افراد کو حق رائے دہی عطا نہیں کرتا۔

کچھ مفکرین رائے دہندگان کے لیے مزید شرائط عائد کرنے کے حق میں ہیں مثلاً جے سٹورٹ مل (J.Stuart Mill) کے نزدیک ووٹر کے لیے تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ بعض مفکرین جائیداد، ٹیکس اور جنس کی شرائط بھی تجویز کرتے ہیں لیکن دور حاضر کی جمہوری ریاستوں نے جنس، جائیداد اور ٹیکس کی شرائط کو ختم کر دیا ہے۔ موجودہ رجحان یہ ہے کہ ہر عاقل اور بالغ کو خواہ مرد ہو یا عورت رائے دہی کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ اس طریقے کو بالغ رائے دہی (Adult franchise) کہا جاتا ہے۔ بلوغت کے تعین کے لیے مختلف ممالک میں عمر کی حد مختلف رکھی گئی ہے مثلاً پاکستان میں 18 سال ہے، ناروے میں 23 سال اور جرمنی میں 20 سال مقرر کی گئی ہے۔

انتخابات (Elections)

موجودہ زمانہ جمہوریت کا زمانہ ہے۔ انتخابات جدید جمہوریت کا حصہ ہیں۔ انتخابات کی بدولت نمائندہ حکومت قائم ہوتی ہے۔ جمہوریت کا تصور انتخابات کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ انتخابات عوام میں سیاسی شعور پیدا کرتے ہیں۔

قدیم یونانی ریاستوں میں تمام اہم فیصلے اور حکومت کے اہم عہدے داروں کا تقرر براہِ راست ہوتا تھا۔ اس دور میں تمام شہری ایک جگہ جمع ہو کر قانون سازی بھی کرتے تھے۔ قدیم زمانے میں ریاست، آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے چھوٹی ہوتی تھی۔ آبادی بھی محدود تھی اور شہریوں کا کسی ایک جگہ جمع ہو جانا ممکن تھا، اس لیے براہِ راست جمہوریت کا طریقہ رائج تھا۔

دور جدید کی جمہوری ریاستوں میں آبادی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ کسی ریاست کے سارے شہریوں کا کسی ایک جگہ جمع ہونا عملاً ناممکن ہے، لہٰذا آج کل براہِ راست جمہوری نظام ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بلا واسطہ جمہوریت (Direct Democracy) کی جگہ بالواسطہ جمہوریت (Indirect Democracy) جمہوریت نے لے لی ہے۔ اس میں عوام اپنے نمائندوں کو منتخب کر کے قانون ساز اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔

انتخابات کے دوران مختلف سیاسی جماعتیں رائے دہندگان کے سامنے اپنا منشور پیش کرتی ہیں۔ انتخابات سے عوام کو موقع ملتا ہے کہ وہ آزادئ فکر کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کر کے اپنی پسند کے نمائندوں کا انتخاب کر سکیں۔ آزادانہ انتخابات سے ملک کا ہر معاشرتی یا سیاسی مسئلہ پُرامن طریقے سے حل ہو جاتا ہے۔ انتخابات کی اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ انتخابات منصفانہ، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں۔

انتخابات کے طریقے
(Methods of Elections)

انتخابات دو طرح سے ہوتے ہیں۔

☆ بلاواسطہ انتخاب (Direct Election) ☆ بالواسطہ انتخاب (Indirect Election)

بلاواسطہ انتخاب (Direct Election)

براہِ راست انتخاب کا طریقہ دنیا کے اکثر جمہوری ممالک میں رائج ہے۔ اس میں رائے دہندگان براہِ راست اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ انتخاب کا یہ طریقہ بڑا سادہ اور آسان ہے۔ اس میں رائے دہندہ یا ووٹر خود پولنگ سٹیشن پر جا کر اپنا ووٹ کسی امیدوار کے حق میں استعمال کرتا ہے۔ جو امیدوار ووٹوں کی اکثریت حاصل کر لے اسے منتخب کر لیا جاتا ہے۔ پاکستان، بھارت، برطانیہ اور امریکا میں ایوان زیریں کے نمائندوں کا انتخاب براہِ راست طریقے سے کیا جاتا ہے۔

بلاواسطہ انتخاب کی خوبیاں (Merits of Direct Election)

1- صحیح جمہوریت

بلاواسطہ انتخاب صحیح جمہوری طریقہ ہے۔ اس میں عوام کے اقتدارِ اعلیٰ کا مناسب انداز میں اظہار ہوتا ہے۔ اس سے عوام اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ ہوتے ہیں۔

2- محاسبہ

یہ طریقہ عوام کے نمائندوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو عوام کے سامنے جواب دہ سمجھتے ہیں اور ہر وقت محاسبے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

3- حب الوطنی کے جذبات

بلاواسطہ انتخاب سے رائے دہندگان اور ان کے نمائندوں کے درمیان قریبی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ عوامی امور اور ملکی ترقی میں ان نمائندوں کی دلچسپی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح عوام اور ان کے نمائندوں میں حب الوطنی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

4- آزادانہ انتخابات

یہ طریقہ آزادانہ انتخاب کے لیے موزوں ترین ہے کیونکہ رائے دہندگان کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ انھیں نہ مرعوب کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کے ووٹوں کو خریدا جا سکتا ہے۔

5- سیاسی تربیت

انتخاب کا بلاواسطہ طریقہ عوام کو اپنے نمائندوں کے انتخاب میں براہِ راست شریک ہونے کا موقع بہم پہنچاتا ہے۔ ان میں معاملہ فہمی کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے عوام کی سیاسی تربیت ہو جاتی ہے۔

6- سادہ اور عام فہم

بلاواسطہ انتخاب کا طریقہ بالکل عام فہم، سادہ اور کم خرچ بھی ہے۔ امیدوار عوام کے سامنے ہوتے ہیں اور وہ ان کا انتخاب کرتے ہیں۔ چونکہ اس میں انتخابی عمل صرف ایک مرحلے میں مکمل ہو جاتا ہے، اس لیے یہ کم خرچ ہے۔

7- عوام کی خوشنودی

اس طریقہ انتخاب مین جیتنے والے امیدواروں کو عوامی طاقت اور اس کی اہمیت کا پتہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ اپنے عہدہ کے دوران عوامی پسند کا خصوصی خیال رکھتے ہیں۔

بلاواسطہ انتخاب کی خامیاں (Demerits of Direct Election)

1- غیر موزوں نمائندے

ایسا بڑا ملک جس میں رائے دہندگان کی اکثریت ان پڑھ اور جاہل ہو، وہ انتخابات میں صحیح اور موزوں نمائندوں کا انتخاب نہیں کر سکتے۔ عموماً وہ پیشہ ور سیاستدانوں کے جھوٹے پراپیگنڈے سے با آسانی گمراہ ہو جاتے ہیں۔ وہ جذباتی نعروں سے متاثر ہو کر غلط فیصلہ کر بیٹھتے ہیں۔

2- حقیقت پسندی کے خلاف

بلاواسطہ انتخابی عمل بڑا وسیع ہوتا ہے۔ سیاسی جماعتیں مختلف حلقوں کے لیے اپنے اپنے امیدواروں کو ٹکٹ دیتی ہیں، جن سے عوام واقف ہی نہیں ہوتے، اس لیے یہ طریقہ حقیقت پسندی کے خلاف ہے۔

3- جذباتی قیادت

اس طریقۂ انتخاب میں سیاسی جماعتیں انتخابی مہم چلاتی ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف شدید سیاسی پروپیگنڈہ کرتی ہیں۔ پیشہ ور سیاسی راہنما رائے دہندگان کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ انتخابات کے دوران ذات، برادری، علاقائیت اور فرقہ پرستی کو بھی خوب ہوا ملتی ہے۔

4- ہنگامہ خیز انتخابی عمل

بلاواسطہ انتخابی عمل بہت پر آشوب ہوتا ہے۔ اس میں پورا ملک ایک ہی وقت میں ایک نہایت ہنگامہ خیز انتخابی عمل سے دوچار ہوتا ہے۔ امیدوار ایک دوسرے کے خلاف تحقیر اور بدگوئی کی مہم چلاتے ہیں۔ نعرہ بازی اور شور وغل میں ملک کا سارا انتظام کچھ مدت کے لیے درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

5- قابل افراد کا انتخابات سے گریز

بلاواسطہ انتخاب میں چونکہ ہنگامہ آرائی بہت شدید ہوتی ہے۔ سیاسی جماعتیں اور راہنما ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور عوام کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قابل اور شریف افراد انتخابات میں شریک ہونے سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا ملک قابل لوگوں کی صلاحیتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

بالواسطہ انتخاب (Indirect Election)

بالواسطہ انتخاب کا طریقہ نسبتاً پیچیدہ اور مشکل ہے۔ یہ ایک قسم کا دوہرا (Double) انتخاب ہے۔ پہلے مرحلے میں انتخابی ادارے (Electoral College) کی تشکیل کی جاتی ہے۔ اس مرحلہ میں عام ووٹر انتخابی ادارے کے اراکین کو منتخب کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے مرحلہ پر انتخابی ادارے کے منتخب شدہ اراکین مقننہ کے ارکان یا صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ نمائندوں کے انتخاب کا یہ طریقہ عموماً ایوان بالا (Upper House) کے اراکین یا پارلیمانی طرزِ حکومت میں صدرِ مملکت کے چناؤ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان، فرانس اور روس میں ایوان بالا کا چناؤ اسی طرح ہوتا ہے۔ پاکستان میں 1962 کے آئین کی رو سے صدر، مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے یہی طریقہ بروئے کار لایا گیا تھا۔ پاکستان میں موجودہ آئین کے تحت سینٹ کے ارکان کا چناؤ اور صدر کا انتخاب بالواسطہ طریقہ سے ہوتا ہے۔

بالواسطہ انتخاب کی خوبیاں (Merits of Indirect Election)

1- اہل افراد کا چناؤ

بالواسطہ طریقہ انتخاب کا مقصد عوام کو بالغ رائے دہی کی برائیوں سے محفوظ کرنا ہے۔ اس طریقہ انتخاب سے رائے دہندگان پہلے چند افراد کا چناؤ کرتے ہیں۔ اگر وہ خود ان پڑھ اور جاہل ہوں تو پھر بھی وہ اپنے میں سے بہتر افراد کو منتخب کریں گے۔ اس سے نمائندوں کی اہلیت کا معیار بھی بلند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا انتخابی ادارے کے ذریعہ باشعور اور بہتر نمائندوں کا انتخاب ہوتا ہے۔

2- ترقی پذیر ممالک کے لیے موزوں

بالواسطہ طریقہ انتخاب نوآزاد اور ترقی پذیر ممالک کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تعلیم عام نہ ہو اور نہ ہی لوگوں میں سیاسی شعور موجود ہو۔ ترقی پذیر ممالک میں اس طریقہ انتخاب سے بہت بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

3- پارٹی بازی کا خاتمہ

بالواسطہ طریقہ انتخاب کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ بڑی حد تک پارٹی بازی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ یہ ملکی سیاست میں سنجیدگی اور متانت پیدا کرتا ہے۔ خود غرض لیڈر عوام کے جذبات سے کھیل کر اپنا مطلب آسانی سے نہیں نکال سکتے۔ چنانچہ انتخاب کے دوسرے مرحلے پر نمائندوں کا انتخاب بڑے پُر امن حالات میں ہوتا ہے۔ باصلاحیت اور دانشور افراد جو بلاواسطہ انتخاب میں حصہ لینے سے اجتناب کرتے ہیں وہ اس طریقہ انتخاب میں اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔

بالواسطہ انتخاب کی خامیاں (Demerits of Indirect Election)

1- پیچیدہ اور مہنگا

بالواسطہ انتخابی طریقہ پیچیدہ اور مہنگا ہے۔ بالواسطہ نظام میں انتخاب دو مراحل میں مکمل ہوتا ہے۔ کم پڑھے لوگ اس نظام کو آسانی سے نہیں سمجھ پاتے۔ مزید برآں اس میں قوم کا دوگنا وقت اور سرمایہ خرچ ہوتا ہے۔

2- قدرے غیر جمہوری

انتخاب کا یہ طریقہ جمہوری اصولوں سے مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتا۔ اس میں عوام کو اپنے نمائندگان کے براہِ راست انتخاب

کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ بلا واسطہ انتخاب سے ووٹروں اور نمائندوں کے درمیان براہِ راست تعلق قائم ہوتا ہے۔ بالواسطہ انتخاب کا طریقہ جمہوریت کی روح کے منافی ہے، کیونکہ اس میں ووٹروں اور نمائندوں کے درمیان ایک اور واسطہ ''انتخابی ادارہ'' (Electoral College) آجاتا ہے۔

3- عوامی دلچسپی میں کمی

بالواسطہ انتخاب میں رائے دہندگان اور نمائندوں میں براہِ راست تعلق نہیں ہوتا۔ اس طریقۂ انتخاب میں سیاست سے عوام کا تعلق تیسرے مرحلے پر چلا جاتا ہے، اس لیے وہ حکومت کے معاملات میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں لیتے۔ اس طرح عوام اور حکومت میں کوئی ٹھوس رابطہ نہیں رہتا۔

4- انتخابی بدعنوانیاں

بالواسطہ انتخاب میں انتخابی بدعنوانیوں کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ انتخابی ادارے کے اراکین تعداد میں کم ہوتے ہیں، اس لیے ان پر بآسانی اثر ورسوخ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح جوڑ توڑ اور رشوت ستانی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ ایک مال دار امیدوار چند ایک افراد سے ووٹ بڑی آسانی سے خرید سکتا ہے۔ اس طرح نااہل افراد بھی منتخب ہوجاتے ہیں۔

5- غیر منطقی

کہا جاتا ہے عوام میں صحیح نمائندوں کے انتخاب کی اہلیت نہیں ہوتی، اس لیے انتخاب بالواسطہ ہونا چاہیے۔ ایسا فرض کر لینا کہ عوام انتخابی ادارے کا چناؤ کر سکتے ہیں لیکن مقننہ کے اراکین کو منتخب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے یہ بڑا غیر منطقی لگتا ہے کیونکہ اگر عوام میں انتخابی ادارے کے ارکان منتخب کرنے کی اہلیت ہے، تو وہ مقننہ کے ارکان بھی منتخب کر سکتے ہیں۔

6- قابلیت کا معیار

انتخابی ادارے کے اراکین کے لیے کوئی خاص قابلیت کا معیار مقرر نہیں ہوتا، اس لیے وہ کم قابلیت کے مالک بھی ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا بالواسطہ انتخاب کے ذریعے سے ضروری نہیں کہ قابل اور بہتر نمائندے ہی منتخب ہوں۔

رائے دہندگان اور براہِ راست قانون سازی
(Electorates And Direct Legislation)

یونان کی شہری ریاستوں میں رقبہ اور آبادی کم ہونے کی وجہ سے براہِ راست جمہوریت اختیار کی گئی۔ بعد میں روسو (Rousseau) نے بھی براہِ راست جمہوریت کی تائید کی۔ یونانیوں کے بعد نمائندہ جمہوریت کو فروغ ہوا۔ اس میں قوانین عوام کے نمائندے وضع کرتے ہیں۔ اس مروجہ طریقہ کے علاوہ کچھ ایسے طریقے بھی ہیں جن سے رائے دہندگان براہِ راست قانون سازی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ براہِ راست جمہوریت کے قیام کے چند ذرائع تجویز کیے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- استصوابِ رائے (Referendum)

بعض جمہوری ممالک کے آئینوں میں اس قسم کی دفعات شامل کی گئی ہیں، جس کے تحت کسی قانون کو جو مقننہ نے پاس کر لیا ہو، رائے دہندگان کے پاس برائے توثیق بھیجا جاتا ہے۔ مخالفت میں اکثریتی ووٹ پڑنے کی صورت میں وہ قانون نافذ نہیں ہوسکتا۔ اگر افراد

کی اکثریت اسے منظور کر لے تو یہ قانون بن جاتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے آئین میں استصواب رائے کرانے کا طریقہ درج ہے۔ آٹھویں ترمیم کے ذریعے پاکستان کے آئین میں ریفرنڈم کی گنجائش پیدا کی گئی ہے۔

-2 حق ہدایت (Initiative)

حق ہدایت سے مراد یہ ہے کہ عوام بذات خود کسی قانون کے بنائے جانے کی تجویز پیش کریں۔ اس حق کے ذریعے عوام ایک عام قانون کے علاوہ آئین میں ترمیم کی تجویز بھی پیش کر سکتے ہیں۔ ایسی تجویز پیش کرنے کے لیے ایک مقررہ تعداد جس کا تعین آئین میں کر دیا جاتا ہے۔ عوام کے دستخطوں پر مشتمل دستاویز تیار کر کے مقننہ میں بھجوائی جاتی ہے۔

-3 رائے شماری (Plebiscite)

رائے شماری بھی ایک مخصوص قسم کا استصواب رائے ہے لیکن اس کا تعلق براہ راست قانون سازی سے نہیں ہے بلکہ کچھ اور نوعیت کے سیاسی مسائل سے ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا استعمال عوام کی اپنی سیاسی حیثیت کے تعین کے لیے ہوتا ہے کہ وہ کس ملک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر کے تنازعہ کا حل رائے شماری کے ذریعے ہونا چاہیے، لیکن بھارت کی روایتی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان قراردادوں کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔

-4 حق بازطلبی (Recall)

حق بازطلبی براہ راست قانون سازی کا کوئی طریقہ نہیں۔ اگر رائے دہندگان یہ سمجھ رہے ہوں کہ ان کا نمائندہ صحیح طور پر حق نمائندگی ادا نہیں کر رہا۔ وہ اس حق کے تحت اس منتخب نمائندے کو اس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی اس کے خلاف عدم اعتماد کر کے مقننہ کی رکنیت سے برطرف کر سکتے ہیں۔ اس طریقے کے مطابق رائے دہندگان کی ایک مقررہ تعداد کسی منتخب نمائندے کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنا پر اسے مقننہ کی رکنیت سے مستعفی ہونے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اس کی جگہ نیا منتخب شدہ نمائندہ اپنے پیش رو کی بقایا مدت پوری کرتا ہے۔ امریکا کی بعض ریاستوں میں یہ طریقہ منتخب ججوں کی برطرفی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی بعض وفاقی اکائیوں میں لوگ ایک خاص اکثریت کی تائید سے مقننہ کو برخاست کرنے اور نئے انتخابات منعقد کرانے کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

سیاسی جماعتیں
(Political Parties)

موجودہ جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کا وجود بہت ضروری ہے۔ جمہوری حکومت کے قیام اور تسلسل کے لیے سیاسی جماعتیں بہت اہم ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی موجودگی کے بغیر نمائندہ جمہوریت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ دور میں قریباً ہر جمہوری ملک میں دو یا دو سے زائد سیاسی جماعتیں ہوتی ہیں۔

سیاسی جماعت کی تعریف (Definition of Political Party)

-1 لارڈ برائس (Lord Bryce)

''سیاسی جماعت افراد کا ایسا منظم اجتماع ہے جو رضا کارانہ طور پر متحد ہوں اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے سرگرم ہوں۔''

2- گیٹل (Gettell)

گیٹل کے مطابق: "سیاسی جماعت شہریوں کے ایک گروہ کا نام ہے جو کم وبیش منظم ہوتے ہیں، جو اپنی رائے دہندگی کی قوت سے حکومت پر اختیار حاصل کرنا اور اپنے اصولوں کو رائج کرنا چاہتے ہیں۔"

3- پروفیسر میک آئیور (Prof. MacIver)

"افراد کا ایسا اجتماع ہے جو مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے آئینی ذرائع سے حکومت حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہو۔"

4- سلٹاؤ (Soltao)

"سیاسی جماعت سیاسی طور پر متحد شہریوں کا گروہ ہے، جو جمہوری طریقے سے حکومت پر قبضہ کرنے کے لیے سرگرم ہو۔"

5- ڈسرائیلی (Disraeli)

برطانیہ کے ایک وزیراعظم ڈسرائیلی نے سیاسی جماعت کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ "سیاسی جماعت منظم رائے عامہ کا نام ہے۔"

سیاسی جماعت کے فرائض

(Functions of Political Parties)

1- رائے عامہ کی تشکیل

رائے عامہ شروع میں واضح نہیں ہوتی۔ اس میں متضاد نظریات وتصورات بھی ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے نظریات وتصورات کے مطابق رائے عامہ کو واضح اور باقاعدہ شکل دیتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے سیاسی جماعتیں مختلف ذرائعِ ابلاغ سے استفادہ کرتی ہیں۔ لارڈ برائس کا کہنا ہے: "سیاسی جماعتیں نظریات اور آرا کے انتشار میں تنظیم پیدا کرتی ہیں۔ اگر سیاسی جماعتیں نہ ہوں تو سیاست میں لفظی ہنگامہ آرائی کے علاوہ اور کچھ باقی نہ رہ جائے۔"

2- سیاسی شعور

سیاسی جماعتیں لوگوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ ملکی مسائل اور ان کے حل کے طریقوں کے متعلق عوام کو آگاہ کرتی ہیں۔ وہ یہ کام اخبارات، رسائل، تقاریر، جلسے، جلوس اور دیگر ذرائع سے انجام دیتی ہیں۔ وہ عوام کو اپنے پروگرام، پالیسی اور مقاصد بتاتی ہیں۔ اس طرح سیاسی جماعتیں عوام میں سیاسی شعور پیدا کرتی ہیں۔ مشہور مفکر سلٹاؤ (Soltao) نے اس کو یوں کہا ہے کہ سیاسی جماعتیں باخبری کا مرکز ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعے ہی یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔

3- انتخابات

سیاسی جماعتوں کے بغیر بامعنی انتخابات منعقد نہیں ہو سکتے۔ سیاسی جماعتوں کا ایک اہم فریضہ انتخاب کے لیے اپنے امیدواروں کو نامزد کرنا ہے۔ موجودہ سیاسی نظام اور طریقۂ کار میں کسی شخص کے لیے بے حد مشکل ہو گیا ہے کہ وہ آزاد حیثیت سے انتخاب لڑ سکے۔ چنانچہ امیدوار کی کامیابی کے لیے انتخابی مہم کا سارا کام سیاسی جماعتیں خود سنبھال لیتی ہیں۔ انتخابات کے دوران سیاسی جماعتیں عوام سے رابطہ قائم کرتی ہیں اور اپنے نامزد امیدواروں کے لیے زور وشور سے انتخابی مہم چلاتی ہیں۔

4- حکومت کی تشکیل

پارلیمانی نظام میں ہمیشہ اکثریتی نشستیں جیتنے والی جماعت کو حکومت بنانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ حکمران جماعت اپنے پروگرام اور مقاصد کے مطابق قوانین اور پالیسی وضع کرتی ہے۔ اس طرح یہ جماعت وہ وعدے پورے کرتی ہے جو اس نے انتخابات کے وقت کیے ہوں۔ اگر کوئی جماعت عوام سے کیے گئے وعدے پورے کرنے سے قاصر رہتی ہے تو آئندہ انتخابات میں اسے ناکامی کا منھ دیکھنا پڑتا ہے۔

5- حزبِ اختلاف

جو سیاسی جماعتیں اکثریت کی حمایت حاصل نہیں کر سکتیں وہ مقننہ میں حزبِ اختلاف کا کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ متبادل حکومت کے طور پر کام کرتی ہیں۔ وہ حکومت کی مجوزہ سکیموں پر تنقید کر کے ان کی خامیوں کی نشان دہی کرتی اور رائے عامہ ہموار کرتی ہیں۔ وہ حکومت کو اس بات پر مجبور کر دیتی ہیں کہ وہ عوام کے مفاد کے خلاف کوئی کام نہ کرے۔

6- افراد کی حوصلہ افزائی

ماہرین عموماً عوامی زندگی سے الگ تھلگ رہنا پسند کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں انھیں گوشہ گمنامی سے نکال کر وسیع تر قومی مفاد کے کاموں میں ان کی خدمات سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

7- قومی وحدت

سیاسی جماعتیں مختلف نظریات، خیالات اور مختلف رائے رکھنے والے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر ملی اتحاد کو مضبوط کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اگر قومی مفادات اور قومی یک جہتی کے نام پر عوام سے حمایت کی اپیل کریں تو انھیں زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ محب وطن سیاسی جماعتوں کی کوششوں سے عوام میں بھی قومی جذبات فروغ پاتے ہیں۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- پاکستان میں ووٹر کی عمر کی حد کم از کم مقرر کی گئی ہے:

(الف) سولہ سال　(ب) اٹھارہ سال　(ج) بیس سال　(د) بائیس سال

ii- رائے عامہ کی یہ تعریف جس مفکر نے کی ہے: ''رائے عامہ عوام کے ان خیالات و تصورات کا مجموعہ ہے جو قومی مسائل سے متعلق ہوں اور جن کا تعلق مفادِ عامہ سے ہو'':

(الف) راجرز نے　(ب) لارڈ برائس نے　(ج) سیلے نے　(د) ہالینڈ نے

iii- بالواسطہ انتخاب میں پہلے مرحلے میں تشکیل کی جاتی ہے:

(الف) سیاسی جماعت کی　(ب) لیڈروں کی　(ج) امیدواروں کی　(د) انتخابی ادارے کی

iv- بالواسطہ طریقۂ انتخاب جن ممالک کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے:

(الف) جمہوری (ب) وسیع و عریض (ج) ترقی پذیر (د) امیر ترین

v- استصوابِ رائے کرانے کا طریقہ رائج ہے:

(الف) امریکا میں (ب) سوئٹزرلینڈ میں (ج) بھارت میں (د) برطانیہ میں

vi- انتخابات کے طریقے ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

vii- وہ طریقہ جس سے شہری اپنے نمائندے چنتے ہیں، کہلاتا ہے۔

(الف) حق رائے دہی (ب) استصواب (ج) انتخاب (د) رائے شماری

viii- ''سیاسی جماعت منظم رائے عامہ کا نام ہے۔'' سیاسی جماعت کی یہ تعریف کی ہے:

(الف) گیٹل نے (ب) گلکرائسٹ نے (ج) میک آئیور نے (د) ڈسرائیلی نے

ix- شہری ریاستوں میں رقبہ اور آبادی کم ہونے کی وجہ سے براہِ راست جمہوریت اختیار کی گئی:

(الف) اٹلی میں (ب) یونان میں (ج) بلغاریہ میں (د) ترکی میں

x- جس مفکر نے کہا ہے کہ: سیاسی جماعتیں باخبری کا مرکز ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔

(الف) سلطاؤ (ب) روسو (ج) جے سٹورٹ مل (د) فارابی

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

i- حق ہدایت سے کیا مراد ہے؟

ii- رائے عامہ کی اہمیت صرف دو نکات کے ذریعے واضح کریں۔

iii- انتخاب کی تعریف کریں۔

iv- بالواسطہ انتخاب کا طریقہ کیسے پیچیدہ اور مشکل ہے؟

v- گیٹل نے سیاسی جماعت کی کیا تعریف کی ہے؟

vi- حزبِ اختلاف کا کیا کردار ہوتا ہے؟

vii- سیاسی جماعتوں کے فرائض کے حوالے سے ''لارڈ برائس'' کیا کہتا ہے؟

viii- انتخابات کے دو طریقے کون سے ہیں؟

ix- بالغ رائے دہی سے کیا مراد ہے؟

x- رائے عامہ کی تشکیل میں پریس کا کیا کردار ہے؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:

i- رائے عامہ کی تعریف کریں نیز اس کی اہمیت واضح کریں۔

ii- رائے عامہ کی تشکیل اور اظہار کے مختلف ذرائع بیان کریں۔

iii- صحیح رائے عامہ کی ضروری شرائط کا جائزہ لیں۔

iv- براہِ راست جمہوریت کے چند ذرائع کی وضاحت کریں۔

v- درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) رائے دہندگان (ب) انتخابات

vi- بلاواسطہ انتخاب کی خوبیاں اور خامیاں بیان کریں۔

vii- بالواسطہ انتخاب کی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لیں۔

viii- سیاسی جماعت کی تعریف کریں نیز سیاسی جماعتوں کے فرائض کا احاطہ کریں۔

گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں ہم سب کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

ہارن بجانا منع ہے

ہارن کا کم سے کم استعمال کریں۔

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شدہ نصاب کے مطابق معیاری اور سستی کُتب مُہیا کرتا ہے۔ اگر ان کُتب میں کوئی تصور وضاحت طلب ہو، متن اور اِملا وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو گزارش ہے کہ اپنی آرا سے آگاہ فرمائیں۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہو گا۔

منیجنگ ڈائریکٹر
پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای-II، گلبرگ-III، لاہور

فیکس نمبر: 042-99230679
ای میل: info@pctb.punjab.gov.pk
ویب سائٹ: www.pctb.punjab.gov.pk

Title Cover Printed by: UBC Convertec (Pvt) Ltd. | www.ubcconvertec.com

Designed By: ART CELL PCTB

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد   کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان   ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام   قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت   پایندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچمِ ستارہ و ہلال   رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال   جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور